السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

رکوع کے بعد سے سجدہ میں جانے کے لیے زمین پر پہلے ہاتھ لگائیں جائیں یا گھٹنے؟ کچھ یہ حدیث پیش کرتے ہیں کہ ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"كان يخر على ركبتيه، ولا يتكىء"

''اپنے گھٹنوں کے بل زمین پر جاتے تھے اور ہاتھوں کا سہارا نہیں لیتے تھے۔'' وضاحت فرمائیں؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

یہ حدیث ضعیف ہے۔ (الضعیفۃ: 929)

امام طحاوی رحمة اللہ علیہ (1/151) نے ابراہیم عن اصحاب عبداللہ علقمہ اور اسود کے طریق سے نقل کیا کہ علقمہ اور اسود رحمة اللہ علیہ فرماتے ہیں:

''ہم نے سیدنا عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی نماز سے یہ بات محفوظ کی کہ وہ رکوع بعد اپنے گھٹنوں کے بل (سجدہ میں جانے کے لیے) ایسے جھکتے جیسے اونٹ گرتا ہے اور انہوں نے اپنے گھٹنے ہاتھوں سے پہلے رکھے۔''

اس کی سند صحیح ہے لیکن اس اثر میں ایک اہم بات یہ ہے کہ اونٹ اپنے گھٹنوں کے بل جو کہ اس کے اگلی ٹانگوں میں ہوتے ہیں کے بل زمین پر بیٹھتا ہے۔

جب کہ بات اس طرح ہے تو اونٹ کی طرح نہ گھٹنوں پر بیٹھنے' نماز کے لیے ضروری ہے کیونکہ بہت سی احادیث میں اونٹ کی طرح بیٹھنے کی ممانعت ثابت ہے اور بعض میں تو اس کی باقاعدہ وضاحت موجود ہے۔

جیسا کہ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی حدیث ہے کہ:

"إِذَا سَجَدَ أَحَدُكُمْ فَلَا يَبْرُكْ كَمَا يَبْرُكُ الْبَعِيرُ، وَلْيَضَعْ يَدَيْهِ قَبْلَ رُكْبَتَيْهِ"

''جب تم میں سے کوئی سجدہ کرے تو اس طرح نہ بیٹھے کہ جس طرح اونٹ بیٹھتا ہے بلکہ اپنے ہاتھ اپنے گھٹنوں سے پہلے رکھے۔''

امام ابوداود رحمة اللہ علیہ نے اسے جید سند کے ساتھ روایت کیا ہے۔ ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے دوسری روایت کے الفاظ ہیں:

"رَأَيْتُ رَسُولَ صلی اللہ علیہ وسلم إِذَا سَجَدَ وَضَعَ رُكْبَتَيْهِ قَبْلَ يَدَيْهِ"

''یعنی انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ جب آپ سجدہ کرتے تو اپنے گھٹنے ہاتھوں سے پہلے رکھتے۔''

اسے امام طحاوی رحمة اللہ علیہ نے "شرح الثانی 1/149" میں روایت کیا ہے اور انہوں نے اس کا ایک شاہد حدیث ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ جس میں ان کا اپنا عمل اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا عمل موجود ہے' روایت کیا ہے اور اس کی سند صحیح ہے۔ امام حاکم رحمة اللہ علیہ اور ذہبی رحمة اللہ علیہ اسے صحیح قرار دیا ہے۔ یہ تمام ثابت شدہ احادیث اوپر ذکر کردہ (گھٹنے پہلے لگانے والی) احادیث کی نکارت پر دلالت کرتی ہیں اور ان میں سے بعض کے ضعف پر دلالت کرنے والی وہ احادیث بھی ہیں جن میں پہلی رکعت سے دوسری کے لیے قیام کی کیفیت کا ذکر ہے۔ مثلاً:

امام ابوقلابہ تابعی رحمة اللہ علیہ فرماتے ہیں:

سیدنا مالک بن الحویرث رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ہمارے پاس آکر کہا کہ میں تمھیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کے متعلق نہ بتلاؤں؟

''پس انہوں نے فرض نماز کے وقت کے علاوہ وقت میں نماز ادا کی۔ جب پہلی رکعت کے دوسرے سجدے سے سر اٹھایا تو بیٹھ گئے' پھر اپنے ہاتھوں کا زمین پر سہارا لے کر کھڑے ہوئے۔''

اسے امام شافعی رحمة اللہ علیہ "الام 1/101" امام نسائی رحمة اللہ علیہ (1/173) اور امام بیہقی رحمة اللہ علیہ (2/135۔124) نے شیخین کی شرط پر صحیح سند کے ساتھ روایت کیا ہے۔

اور امام بخاری رحمة اللہ علیہ (2/241) نے دوسری سند سے ابوقلابہ رحمة اللہ علیہ سے اس معنی کی حدیث روایت کی ہے۔

یہ حدیث اس بات کی واضح دلیل ہے کہ دوسری رکعت کے لیے ہاتھوں کا سہارا لے کر کھڑا ہونا مسنون ہے۔

حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا:

امام عبدالرزاق نے سیدنا عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا عمل روایت کیا کہ وہ جب سجدہ سے کھڑے ہونے لگتے تو ہاتھوں کو اٹھانے سے قبل ان کا سہارا لیتے تھے۔''

قلت: مصنف عبدالرزاق (2964-2969) کی سند میں عبداللہ بن عمر العمری ضعیف ہے۔ لیکن اس کا ایک قوی شاہد ہے جسے میں اللہ تعالیٰ کا حکم سے "حدیث نمبر 967" کے تحت بیان کروں گا۔

(الغرض اوپر ذکر کردہ دلائل سے ثابت ہوا کہ سجدہ میں جانے اور ان سے اٹھتے وقت ہاتھوں کو زمین پر لگانا سنت صحیحہ ہے۔ (نظم الفرائد: 1/339-337

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ البانیہ

نماز کا بیان صفحہ: 181

محدث فتویٰ